تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا

ہفت روزہ

ندائے خلافت

جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 35 | 25 ربیع الاول تا کم ربیع الثانی 1416ھ | 23 تا 29 اگست 95ء | خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ : ایک روپیہ

لاہور 23/8

پوری اسلامی دنیا میں کہیں بھی مکمل اور حقیقی اسلام نافذ نہیں ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد

مغربی تہذیب کی جڑ بنیاد قرآنی الاصل ہے جب کہ اس کا ظاہری اور نمائشی حصہ گندگی اور غلاظت سے ڈھکا ہوا ہے

امیر محترم نے تنظیم کے ذمہ دار حضرات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مزاج کی نرمی اور اخلاق حسنہ کے اوصاف "دعوت و اقامت دین" کی راہ میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ "لینت" خشونت کے مقابلے کا لفظ ہے۔ میں اب تنظیم کی "قیادت" کو درجہ بدرجہ تدریجاً ذمہ دار ساتھیوں کو منتقل کر رہا ہوں۔ اگرچہ تنظیم کی امارت ابھی میرے پاس ہی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا اگرچہ میرے مزاج میں کسی حد تک سختی رہی ہے جسے رفقاء کی عظیم اکثریت نے برداشت کئے رکھا کہ تنظیم کا امیران کا "محسن" بھی ہے۔ میرے مزاج کی اس کیفیت کو میرے بعد آنے والی تنظیمی قیادت نے دلیل بنا کر اختیار کیا تو معاملہ بہت خطرناک ہو گا' میری بعض کمزوریوں کو ذمہ دار حضرات نے ڈھال بنا لیا تو یہ طرز عمل صحیح نہ ہو گا۔ امیر محترم نے کہا تنظیم اسلامی کی مستقبل کی قیادت کو تنظیمی فیصلے کرنے کی صلاحیت بروئے کار لانا ہو گی۔ اس دنیا میں ہر شخص' ہر وقت' ہر لمحہ پل صراط پر کھڑا ہوتا ہے۔ نظم کے معاملے میں تو "باز پرس" اور سختی تو ہو گی مگر انفرادی سطح پر اخلاق حسنہ کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔

امیر محترم نے کہا میرے امریکہ کے دورے کے دوران ڈاکٹر عبدالخالق قائم مقام امیر کے فرائض بھی ادا کریں گے۔ ذمہ دار حضرات کو میری یہ نصیحت ہے کہ رفقاء کے ساتھ وہ شفقت' رحمت' رافت کے رویئے کا برتاؤ کریں۔ کسی رفیق کو یہ محسوس نہ ہو کہ نظم کے ذمہ دار کو مجھ سے ذاتی پرخاش ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ میں بھی شفقت و رحمت کا جذبہ غالب رہے البتہ نظم کے تقاضوں کی ادائیگی میں سستی اور تساہل پر احتساب بھی ایک ناگزیر فریضہ ہے۔

امیر محترم نے کہا میرے فکر کے دو گوشے ہیں جن میں سے ایک حصہ فرائض دینی کے جامع تصور پر مشتمل ہے۔ میرا یہ دینی فکر قرآن و سنت کی محکم اساسات پر مبنی ہے۔ مجھے اطمینان ہے کہ رفقاء کی اکثریت پر دین کا یہ تصور پوری طرح واضح ہے۔ میرے فکر کا دوسرا حصہ عمرانی اور سماجی ارتقاء پر مبنی ہے' جس میں سیاسی تبصرے اور آراء بھی شامل ہے۔ میرے اس عمرانی فکر سے تنظیم کے ذمہ دار حضرات تو بخوبی آگاہ بھی ہیں اور اس سے کامل اتفاق بھی رکھتے ہیں اگرچہ رفقاء کی بڑی تعداد ابھی میرے اس فکر سے پوری طرح ہم آہنگ نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہماری سوچ سیکولر سانچے میں ڈھل چکی ہے جب کہ حیات انسانی بھی علم ہی کی طرح ایک وحدت ہے۔ حیات انسانی کے جملہ مسائل کا ایک جانب دین کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے تو دوسری طرف عقل و خرد کے پیمانے سے بھی اسے ناپا جاتا ہے۔ انسان نے سماجی سطح پر ارتقاء کا سفر طے کیا ہے جسے Social Evolution کا نام دیا جاتا ہے۔

دنیا کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی نے کہا غیر مسلم دنیا کا عروج و غلبہ اور امت مسلمہ کا زوال و محکومی ہم سب کے سامنے ہے۔ مغربی تہذیب کی جڑ اور بنیاد قرآنی الاصل بھی ہے اور وژن و شریعت کا مقصود بھی جبکہ اس تہذیب کا نمائشی اور ظاہری

باقی صفحہ 4

◇◇◇◇◇◇◇

یوم آزادی کے موقع پر مینار پاکستان کے زیر سایہ حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کی عوامی رابطہ مہم

لاہور (پ ر) تنظیم اسلامی پاکستان حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام 14 اگست کو مینار پاکستان کے سایہ تلے "یوم آزادی اور ہمارے موجودہ حالات" کے حوالے سے جگہ جگہ جلسے منعقد ہوئے جس میں ناظم اعلیٰ عبدالرزاق' ناظم حلقہ لاہور محمد اشرف وصی' ڈاکٹر عارف رشید' نعیم اختر عدنان' محمد مبشر' شیخ محمد نفیس اور حافظ محمد عرفان نے اپنے خطابات میں حاضرین کو بتایا کہ ہماری قسمت سے IMF اور ورلڈ بینک کھیل رہے ہیں۔ ان سودی ہتھکنڈوں سے ہمارے حکمران قرضے لے رہے ہیں اور یہاں من مانی کر رہے ہیں جب تک یہ فرسودہ نظام موجودہ شکل میں قائم ہے کوئی تبدیلی ناممکن ہے دوسری طرف جاگیردار ہمارے سر پر مسلط ہیں ایک طرف صدر محترم اور دوسری طرف وزیر اعظم۔ یہ سارے کا سارا دھندا انتخابی طریقہ کار سے چل رہا ہے اور یہاں تبدیلی صرف انقلابی طریق سے ممکن ہے عوام میں جب تک اسلام پر جینے اور مرنے کا جذبہ بیدار نہ ہو گا حالات میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ نبوی ؐ طریق سے نظام خلافت قائم ہوا اسی نہج پر چلتے ہوئے ہمیں عوام میں دعوت کا کام کرتے ہوئے ایک منظم جدوجہد کے ذریعے انقلاب کے راستہ پر چلے ہوئے سعید روحوں کو اکٹھا کرنا ہے اور پھر باطل کے خلاف سینہ سپر ہو کر منکرات کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے جیلوں کو بھرنا ہے اور اپنے سینے پر گولیاں بھی کھانی ہیں۔ جب تک ایسے تن من دھن لگانے والے افراد اس معاشرہ سے میسر نہیں آتے تب تک ہمیں اپنا کام جاری رکھنا ہے۔ جاگیرداری کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس جابرانہ نظام کو صرف اور صرف شمشیر فاروقیؓ سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے کہ جو زمین مسلمانوں نے کسی وقت بزور شمشیر فتح کی ہو اس کی ملکیت بیت المال کے پاس ہوتی ہے اور یہ کہ برعظیم پاک و ہند کی اراضی مسلمانوں نے بزور شمشیر فتح کی ہے لہٰذا فاروق اعظمؓ کے فیصلے کی رو سے پاکستان کی تمام اراضی نظام خلافت میں ریاست کی ملکیت ہو گی۔

☆☆☆

جاگیرداری نظام کے قلع قمع ہی سے پاکستان کی تقدیر بدل سکتی ہے

باطل نظام کے خاتمے اور اقتدار کے حریص سیاست دانوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے انقلابی جدوجہد کرنا ہو گی ورنہ ہمارا حال یہ ہو جائے گا کہ۔

ہم بچاتے رہ گئے دیمک سے اپنا گھر مگر
چند کیڑے کرسیوں کے ملک سارا کھا گئے

تنظیم اسلامی کے شعبہ تربیت کے زیر اہتمام

مبتدی و ملتزم تربیت گاہیں

8 تا 14 ستمبر کو قرآن اکیڈمی ملتان میں منعقد ہوں گی۔ ایسے تمام رفقاء جنہوں نے مبتدی یا ملتزم تربیت گاہ میں ابھی تک شرکت نہیں کی ان تربیت گاہوں میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے اپنی مصروفیات میں سے وقت فارغ کر لیں۔

المعلن : مرکزی ناظم تربیت چودھری رحمت اللہ بٹر

اسرہ سرگودھا کو مقامی تنظیم کا درجہ حاصل ہو گیا

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر سے جاری کردہ سرکلر کے مطابق امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے مشورے کے بعد اسرہ سرگودھا کو مقامی تنظیم کا درجہ دے کر جناب اللہ بخش صاحب کو تنظیم اسلامی سرگودھا کا امیر مقرر کر دیا ہے۔

یوم آزادی کے موقع پر حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء نے اپنے ناظم محمد اشرف وصی کی قیادت میں مینار پاکستان کے اردگرد خصوصی کارنر میٹنگز میں سینکڑوں سامعین سے خطاب کیا اور ہزاروں افراد میں تنظیمی لٹریچر تقسیم کیا۔

ندائے خلافت لاہور

اداریہ

مڈٹرم الیکشن

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اب حکومت کی جانب سے مڈٹرم انتخابات سے کم کوئی بات قبول نہیں کی جائے گی۔ یہی مطالبہ اب حزب اختلاف کے دوسرے اکابرین بھی تسلسل کے ساتھ دہرا رہے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ عوامی ایجی ٹیشن کے ذریعے حکومت کو نکال باہر کرنے کے پروگرام پر عملدر آمد کی پوری کوشش کے بعد اب مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ حزب اختلاف کی ناکامی کا اعتراف اور پسپائی کا اشارہ ہے یا واقعی حزب اقتدار کے ساتھ کچھ لو اور کچھ دو کی بنا پر معاملات طے کرنے کی مخلصانہ کوشش، تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارے ہاں سیاست نام ہی ذاتی دشمنی کا ہے۔ اس کشمکش، مخالفت اور کھینچاتانی میں بر آمد ہونے والا نتیجہ ملک کے مفاد میں ہو یا بر عکس، کامیابی کا تصور یہی ہوتا ہے کہ مخالف کتنا اور کیسا ذلیل وخوار ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وطن عزیز میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے مابین کبھی کوئی معاملہ خوش اسلوبی سے طے نہ پا سکا۔ قومی زندگی کے پہلے عشرے میں قائد اعظم کے ساتھ جو سلوک ہوا اور قائد ملت کا جو حشر ہوا وہ اپنی جگہ خون چکاں داستانیں ہیں۔ یہی نہیں بلکہ کوئی حکومت بھی اس عشرے میں قابل ذکر مدت تک قائم نہ رہ سکی۔ یہ عدم استحکام بالآخر پہلے مارشل لاء پر منتج ہوا اور یوں دوسرا عشرہ بھی غیر جمہوری نظام کی نذر ہو گیا۔ ویسے تو آج کافی تعداد میں ایسے لوگ مل جائیں گے جو ایوب خان مرحوم کے دور اقتدار میں صنعتی انقلاب کا تحسین کے جذبات کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ہر تیسرے ٹرک کے پیچھے مرحوم کی بڑی سائز کی تصویر کے نیچے یہ لکھا دکھائی دیتا ہے "تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد" مگر تاریخ گواہ ہے کہ اسی قوم نے ایوب خان کو دل سوز انداز کی بھرپور ایجی ٹیشن کے نتیجہ میں اقتدار چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن جمہوریت پھر بھی قائم نہ ہوئی۔ ایک آمر سے جان چھوٹی تو دوسرے نے قبضہ جما لیا اور اس نے تو لٹیا ہی ڈبو دی۔ ملک دولخت ہوا، دو قومی نظریہ پر طعنہ زنی ہوئی، ہماری ناک کٹی، ہم رسوا ہوئے مگر اپنے کئے پہ پشیمان ہونا تو ہماری عادت ہی نہیں۔ اور نہ ہی برے وقت سے پہلے سنجیدہ تدارک ہمارا طریق۔ کاش وہ خاموش اکثریت جو بے عملی کا شکار منہ تکتے رہنے پر ہی اکتفا کرتی ہے اپنا رول ادا کرتی اور عوامی دباؤ تلے اس آمر سے ملک کے پہلے آزاد اور منصفانہ انتخابات کے نتیجہ پر عملدر آمد کرواتی تو یقیناً دسمبر 1971 کا برا دن ہمیں نہ دیکھنا پڑتا۔ بہر حال آدھ کٹے ملک میں پہلی بار منتخب حکومت نے اقتدار سنبھالا اور پہلی بار، اور اب تک آخری بار بھی، اس حکومت نے اپنی آئینی مدت پوری کی۔ اسی حکومت نے دوبارہ انتخابات کرائے تو دھاندلی کے الزام پر قوم پھر بھپر گئی۔ بھرپور اور کامیاب تحریک چلی لیکن اگر یہ سب کچھ جمہوریت کی آبیاری کے لئے کیا ہوتا تب بھی کوئی بات تھی۔ نہیں۔ ہمارے بعض نام نہاد رہنماؤں نے آمریت کا پکارا اور بہت سوں نے غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے لبیک کہا اور یوں ایک آمر نے پھر اس ملک کی تقدیر کو فوجی بوٹ تلے روند ڈالا۔ اب جہاں کچھ سیاستدان اپنی خیر منانے اور کچھ آمرانہ سایہ تلے اپنے مفادات کا تحفظ کرنے میں مصروف رہے وہاں خاموش اکثریت حسب معمول اپنا اور آمر کا منہ تکتی رہی۔ حتیٰ کہ قدرت کو اس قوم پر ترس آیا اور قومی زندگی کا چوتھا عشرہ آمریت کے اختتام پر تمام ہوا۔ شاید اس لئے کہ اسی خطے سے بالآخر احیائے اسلام کی امید کی کرن پھوٹنے کی پیشینگوئی ہمیں ملتی ہے۔ 1988 میں ایک بار پھر اس ملک کو منتخب حکومت نصیب ہوئی مگر ہماری سیمابی کیفیت نے آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔ سازش شاید ہماری گھٹی میں ہے جو جتنا بڑا ہے اتنا ہی زیادہ سازشی۔ آٹھویں ترمیم بذات خود سازش تھی اور یہی بعد میں ہونے والی تمام سازشوں کی ماں ثابت ہوئی۔ ابھی دو سال بھی مکمل نہ ہوئے تھے کہ ملک کی دوسری منتخب حکومت کو چلتا کیا گیا۔ پھر انتخابات ہوئے اور تیسری منتخب حکومت نے اقتدار سنبھالا۔ اسے بھی سازش کے ذریعے اڑھائی سال کے عرصے میں ایوان اقتدار سے نکال دیا گیا۔ پھر انتخابات ہوئے اور چوتھی بار منتخب حکومت قائم ہوئی۔ اب پھر اسے نکال باہر کرنے کی فکر ہے۔ کوئی مڈٹرم انتخابات کی بات کرتا ہے اور کوئی پھر "مہربانوں" کا منہ چڑا رہا ہے۔ یہ رویہ دیکھ کر ذہن میں سوال ابھرتا ہے کہ کیا ہم سکھ کا سانس لیتا اور سکھ کا سانس لینے دینا بھی سیکھیں گے۔ کیا ڈنڈے کے بغیر ہمیں کچھ نہیں بھاتا۔ یہ تو باشعور قوم کا شعار نہیں!

> وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
> اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
> گر ارض و سما کی محفل میں لو لاک لما کا شور نہ ہو
> یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں
> جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
> وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
> وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
> ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآن کے سی پاروں میں
>
> "ظفر علی خان مرحوم"

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ایک روزہ دعوتی پروگرام

رفقائے تنظیم کی عملی اور فکری تربیت کے لئے ایک روزہ پروگرام نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ انقلابی تحریک کے کارکنوں میں اعلیٰ اوصاف پیدا کرنے اور انہیں فکری راہنمائی مہیا کرنے کے لئے تربیتی پروگرام اس لئے بھی ضروری ہیں کہ اگر کارکنوں میں مطلوب کردار پیدا نہ ہو تو معاشرے میں دعوت پھیلانے کا کام مشکل تر ہو جاتا ہے۔

20 جولائی کو بعد نماز عشاء مسجد فیض میں پروگرام کا باقاعدہ آغاز راقم کے درس حدیث سے ہوا۔ حضرت علیؓ سے مروی حدیث جس میں نبی اکرمؐ نے ایک بہت بڑے فتنے کی خبر اور اس سے بچنے کی راہ بتائی۔ حاضرین محفل کو بتایا گیا کہ آج پاکستان میں جو فتنے برپا ہیں ان کا اصل سبب تو ہمارے "کچھن" ہیں اگر ہم اس فتنے سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا ہوگا بصورت دیگر ہم پر عذاب الٰہی کے مزید کوڑے پڑ سکتے ہیں۔

درس حدیث کے بعد باہمی تعارف کا پروگرام ہوا جس کا مقصد رفقاء میں زیادہ قرب اور انسیت پیدا کرنا ہے۔ جب تک رفقاء میں باہمی الفت اور محبت پیدا نہیں ہوگی وہ بنیان مرصوص نہیں بنیں گے، جو کسی فیصلہ کن مرحلے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

رفیق محترم مسعود شوکت صاحب نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی ایک اکائی ہے جسے مختلف خانوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پورے کا پورا اسلام میں داخل ہونے کی ہدایت کرتا ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر مشتمل دونوں دائروں میں اللہ کے بندے بنیں اور اسے غالب کرنے کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دوسرے روز صبح فجر کے بعد حافظ عرفان صاحب نے درس قرآن دیا۔ اور سورہ بقرہ کی آیات کے حوالے سے نماز کی اہمیت پر زور دیا۔ نماز دین کا ستون ہے، نماز در حقیقت بندے کا اللہ سے مکالمہ ہے لیکن بدقسمتی سے ہم چونکہ نماز کے معنی سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے نماز کا اثر ہمارے کردار پر جیسا پڑنا چاہئے نہیں پڑتا۔ ناشتے کے بعد جناب صغیر احمد صاحب نے درس حدیث دیا۔ آپ نے توجہ دلائی کہ اللہ کے دین کی پامالی دیکھ کر اگر کسی مسلمان کی غیرت جوش میں نہ آئے تو اس کی عبادت اور ریاضت اسے عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتی اب خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کرنے کا وقت آچکا ہے۔ بقول اقبال ؎

> یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
> یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
> وہ مسلک مردان خود آگاہ خدا مست
> یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

درس حدیث کے بعد مرزا ایوب بیگ صاحب نے امیر محترم کا تعارف کروایا۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت ایک وسیع الاطراف موضوع ہے۔ رفقاء تنظیم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتے ہیں۔ اگرچہ ایک گھنٹے کے پروگرام میں ڈاکٹر صاحب کی ہمہ گیر شخصیت کا احاطہ نہیں ہو سکتا تھا تاہم آپ کی زندگی کے کئی گوشے سامنے آئے۔ بیگ صاحب کے خطاب کے بعد رفقاء نے امیر محترم کے بارے میں چند سوالات کئے۔ بیگ صاحب نے ان کے جوابات دیئے۔

تعارفی پروگرام کے بعد محمد یونس صاحب نے حسن البنا شہید کی شخصیت پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ وہ حالات وواقعات کا پس منظر کیا تھا جس میں حسن البنا جیسی شخصیت ابھری اور اخوان المسلمون جیسی متحرک جماعت وجود میں آئی۔ اس تحریک نے عالم عرب میں احیائے دین کے لئے ابھرنے والی تحریکوں پر گہرے اثرات مرتب کئے۔

چائے کے وقفے کے بعد "منہج انقلاب نبوی" پر مذاکرہ ہوا۔ تین گروپ تشکیل دیئے گئے۔ ہر گروپ لیڈر مذاکرے کو conduct کر رہا تھا۔ سوالات کے ذریعے منہج انقلاب نبوی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا۔

نماز عصر کے بعد شیخ نوید احمد صاحب نے سورہ صف اور سورہ الحدید کی آیات پر مبنی درس دیا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دلا دے۔ اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو ایک بندے کی جان ومال اللہ کی امانت ہے اور اسے اپنی آزاد مرضی سے زندگی گزارنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ ایک مومن کی زندگی کا ہر لمحہ اسے دعوت فکر دے رہا ہے کہ اسے امتحان گاہ میں گزرے ہوئے ہر ہر لمحے کا حساب دینا ہے۔ لہٰذا اگر جنت مطلوب ہے تو زندگی بندگی رب میں بسر کرو، لوگوں کو دین کی دعوت دو اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے اپنی جان ومال اور توانائیاں صرف کر دو۔

ایک روزہ پروگرام کا آخری حصہ کارنر میٹنگ تھی جس سے راقم نے خطاب کیا اور حاضرین کے سامنے چند سوالات رکھے کہ آیئے سوچیں کہ ہم نے اپنے سفر کا آغاز کہاں سے کیا؟ کن حالات سے گزر کر ہم یہاں تک پہنچے ہیں؟ آج مسلمانان پاکستان جن مشکل حالات سے دوچار ہیں ان سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ راقم نے مختصر انداز میں ان سوالات کے جوابات شرکاء کے سامنے رکھے۔ خطاب کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں سے ایک سوال یہ تھا کہ پاکستان کے مسائل کی بہت بڑی وجہ جاگیرداری نظام ہے جب تک پاکستان سے جاگیردارانہ نظام ختم نہیں کیا جاتا ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ آیا اسلام میں ان بڑے بڑے جاگیرداروں سے زمینیں چھیننے کے لئے کوئی گنجائش ہے؟

جواب عرض کیا گیا کہ اس سلسلے میں حضرت عمرؓ کا اجتہاد ہمارے لئے کامل راہنمائی کرتا ہے۔ آپ کے اس اجتہادی فیصلے کے مطابق پاکستان کی ساری زمینیں خراجی ہیں جو کسی شخص واحد کی ذاتی ملکیت نہیں ہو سکتیں بلکہ تمام زمینیں ریاست کی ملکیت ہیں۔ ان زمینوں کا خراج براہ راست بیت المال میں جمع ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر کئی سوالات ہوئے۔ کارنر میٹنگ میں تقریباً 30 رفقاء اور 80 احباب شریک ہوئے۔ یوں یہ بھرپور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مرتب: نفیس احمد شیخ
نقیب اسرہ کچہری

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زیر اہتمام ایک روزہ پروگرام کی روداد

اقامت دین کی جدوجہد کے ایک بنیادی اور لازمی تقاضے یعنی "دعوت وتبلیغ" کی ادائیگی کے سلسلے میں تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کا ایک روزہ پروگرام 21 جولائی 95ء کو منعقد ہوا۔ نماز عشاء کے فوراً بعد اٹھارہ رفقاء اپنے امیر جناب پروفیسر فیاض حکیم صاحب کی قیادت میں مجوزہ پروگرام کے پہلے مرحلے میں شریک ہوئے۔ امیر تنظیم لاہور جنوبی کی دعوت پر جناب محمد اشرف وصی صاحب، ناظم حلقہ لاہور ڈویژن بطور خاص تشریف لائے۔ آپ نے عہد نامہ رفاقت کے حوالے سے نظام خلافت کے قیام کی عملی کاوشوں اور رفقائے تنظیم کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں پر انتہائی مربوط اور جامع انداز میں باہمی مذاکرے کا پروگرام ترتیب دیا۔ اپنی نوعیت کے حوالے یہ ایک طرح سے "برین سٹارمنگ" Brain Storming سیشن تھا۔ معین سوالات کے ذریعے مختلف رفقاء سے باری باری جوابات اور وضاحتیں سامنے آتی رہیں۔ اس پروگرام کا مقصد رفقاء کو ایک طرف تو یاددہانی کرانا مقصود تھی اور دوسری جانب ہلکے پھلکے انداز میں اپنا ذاتی احتساب کرنا شامل تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کیا ہم یہ تقاضے پورے کر رہے ہیں؟ گویا آئینہ مقابل کر دیا گیا تھا کہ ہر ساتھی اس میں اپنی کاوشوں کا عکس خود دیکھ لے۔ فہمائش کے انداز میں اس بات کا اعلان بھی تھا کہ اگر ہماری طرف سے کوتاہی ہے تو نقصان کس کا ہے؟ ہر ساتھی کا دل گواہی دے رہا تھا کہ نجات اخروی کے حوالے سے تو یہ عظیم خسارہ خود اسی کا ہے کہ ایک کام کو سمجھا، اسے کرنے کا عہد کیا پھر اگر عملی طور پر کوتاہی کی روش بھی برقرار رہے تو یقیناً یہ خالص ذاتی نقصان ہی تو ہے۔ حق تعالیٰ کی رحمت اور رضا کا انحصار تو کردار وعمل پر ہی مبنی ہوگا۔ یہ پروگرام دو گھنٹے پر محیط رہا۔

بعدہ جناب فیاض حکیم صاحب نے نماز تہجد کے فضائل اور اس کی اہمیت بیان کی۔ رفقاء کو ذوق وشوق سے صبح اٹھنے کی تلقین کی تاکہ اس تربیتی موقع کی مناسبت سے ساتھی بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ رات ساڑھے گیارہ بجے کے قریب ساتھی رب تعالیٰ کی نعمت عظیمہ یعنی نیند سے لطف اندوز ہونے کے لئے لیٹ گئے۔

حسب توفیق رفقاء تہجد کے نوافل، ذکر وفکر اور تلاوت کلام پاک میں مصروف رہے۔ نماز فجر کے بعد جناب فیاض حکیم صاحب نے سورہ العصر کے حوالے سے ابدی خسارے سے بچنے کے "الٰہی فرمان" پر مختصر گفتگو کی۔ رفقاء کے علاوہ چند احباب نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام کا اگلا دور صبح ساڑھے آٹھ سے گیارہ بجے تک ہوا۔ جس میں "فرائض دینی کا جامع تصور" نامی کتابچے کے ابتدائی حصے "عبادت رب" کا اجتماعی مطالعہ کرایا گیا۔ یہ ذمہ داری بھی فیاض حکیم صاحب نے ہی نبھائی۔ اس کے بعد ہر رفیق سے فرداً فرداً مختصراً بیان کرنے کو کہا گیا تاکہ مطالعہ شدہ مواد کا اعادہ ہو جائے، بات ذہن میں بیٹھے اور قوت بیانیہ کی استعداد بڑھے۔ آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد رفقاء تین گروہوں میں بٹ گئے۔ تصحیح تلاوت ونماز اور اذکار مسنونہ پر توجہ کو مرکوز کیا گیا۔ بعد ازاں ایک گھنٹے پر محیط سیشن میں جناب فیاض اختر میاں نے رفقاء کو انفرادی رابطہ کے دوران پیش آمدہ سوالات اور اشکالات پر مبنی وضاحتیں پیش کیں کہ کس طرح ان سے عہدہ براء ہونا چاہئے۔ ساتھیوں نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ نوجوان رفقاء کی طرف سے نظر آنے والی عملی پیش رفت کے فقدان پر سوالات ہوئے جو عموماً جلد بازی اور شارٹ کٹ کی طرف اشارہ کرتے تھے کہ داعیہ رکھنے والے یہ دوست کچھ نہ کچھ کر گزرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ کب تک انتظار کی کیفیت رہے گی۔ بچشم سر انقلاب کو دیکھنے والوں کی تشفی یوں کرائی گئی کہ انقلابی کارکنوں کی تعداد ہی کیا ہے اور پھر نظم کا جو حال ہے وہ سب پر عیاں ہے اس کی بہترین مثال مالاکنڈ تحریک کی ناکامی کی صورت میں بہت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک ساتھی کی طرف سے یہ سوال آیا کہ صوفی محمد صاحب کی تحریک کا ساتھ کیوں نہیں دیا گیا اور

حلقہ پنجاب شمالی کے تحت شب بسری کا پروگرام

ماہ اگست میں حلقہ کی سطح پر شب بسری پر مشتمل پروگرام کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ ناظم حلقہ حلقہ شمس الحق اعوان صاحب نے یہ طے کیا کہ مورخہ 3 اگست 1995ء بروز جمعرات کو اس پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔ پروگرام میں حلقہ کے دفتر کے ذمہ دار حضرات کے علاوہ امراء اور نائب امرائے تنظیم سمیت نقبائے اسرہ جات کی شرکت کو لازمی قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ رفقاء کو بھی پروگرام میں شرکت کی عام دعوت تھی۔ پروگرام کے انتظامات کے لئے راقم کو ناظم مقرر کیا گیا۔ فیری لینڈ سکول میں پروگرام کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ شب بسری پر مشتمل اس مختصر تربیت گاہ میں درج ذیل پروگرام مرتب کئے گئے۔

1- خطاب امیر محترم بر موقع سیمینار برائے مسئلہ کراچی (بذریعہ ویڈیو)
2- رابطہ اور کمیونیکیشن (لیکچر)
3- نظم اور اس کی اہمیت (لیکچر)

شام چھ بجے سے سات بجے تک مشاورتی اجلاس جاری رہا۔ تقریباً سات بجے مقامی نقباء اور رفقاء دفتر حلقہ میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ نماز مغرب فیری لینڈ سکول میں ادا کی گئی۔ پروگراموں کو conduct کرنے کی ذمہ داری جناب محمد طفیل گوندل صاحب کو دی گئی۔ گوندل صاحب نے استقبالی کلمات کے ساتھ اس محفل کا آغاز کیا۔

سب سے پہلے امیر محترم کا افتتاحی خطاب برائے کراچی سیمینار بذریعہ ویڈیو دکھایا گیا۔ اختتام پر رفقاء نے باہم مذاکرہ بھی کیا۔ اگلا پروگرام رابطے سے متعلق تھا۔ رابطہ کے بارے میں لیکچر کے لئے نقیب اسرہ عارف حسین اعوان صاحب کا انتخاب کیا گیا۔ موصوف نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنے تجربات کا تجزیہ حاضرین کے سامنے رکھا۔ ہر پروگرام کے اختتام پر باہم مذاکرے کی بھی اجازت تھی۔

رفقاء نے اس موضوع کو بہت پسند کیا اور کھل کر اظہار خیال کیا۔ آخری پروگرام نظم سے متعلق تھا۔ جس پر ناظم حلقہ شمس الحق اعوان صاحب نے لیکچر دیا اور نظم سے متعلق نکات اجاگر کئے۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کے لئے جناب سید محمد آزاد صاحب کی ذمہ داری لگائی گئی۔

درس کے بعد نقیب اسرہ جاتلاں (آزاد کشمیر) سید محمد آزاد صاحب نے سورہ جمعہ اور سورہ توبہ کی آیت نمبر 24 سے متعلق درس قرآن دیا۔ آزاد صاحب کا شمار تنظیم کے سینئر رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے بڑے عمدہ طریق سے ان تمام آیات کا خلاصہ پیش کیا۔ انہوں نے قرآن پاک کے ساتھ امت مسلمہ کی اس وقت کی روش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ بالکل ایسا ہی رویہ سابقہ امتوں کا اپنی الہامی کتابوں کے ساتھ رہا۔ جس طرح اپنی بدعملی کی بنا پر وہ قومیں ذلیل وخوار ہوئیں، آج امت مسلمہ بھی ایسے ہی عذاب سے دو چار ہے۔ راقم نے دوستوں کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اختتامی کلمات کہے۔

مرتب: ریاض حسین

دعائے صحت کی اپیل

مرزا اصلاح الدین رفیق تنظیم اسلامی اسلام آباد اور محمد ظریف نقیب اسرہ دائیوال بیمار ہیں۔ رفقاء واحباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں اور احباب کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

حلقہ لاہور ڈویژن کی دعوتی سرگرمیاں

کسی بھی انقلابی جماعت کے لئے اس کے دعوتی و تربیتی اجتماعات بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ان اجتماعات سے جہاں جماعت کے کارکنوں کی آپس میں واقفیت و محبت بڑھتی ہے وہاں ان کی نظریاتی وانقلابی تربیت میں بھی یہ اجتماعات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تنظیم اسلامی پاکستان جو ایک اسلامی انقلابی جماعت ہونے کی داعی ہے، نے بھی اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس طرح کے اجتماعات کے لئے پروگرام ترتیب دیئے ہوئے ہیں۔ یہ اجتماعات ہر ماہ دو روزہ کی صورت میں مرکزی سطح پر بھی ترتیب دیئے جاتے ہیں اور مقامی سطح پر بھی یہ دو روزہ پروگرام مختلف رفقاء کے تعاون سے مختلف علاقوں میں منعقد ہوتے ہیں۔

اسی طرح کے ایک دو روزہ پروگرام کا انعقاد ۲۱، ۲۲ جولائی کو شاہ خالد ٹاؤن میں ہوا۔ شاہ خالد ٹاؤن تنظیم اسلامی لاہور غربی کے علاقے میں جی ٹی روڈ پر مغرب کی جانب واقع ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ ابھی اس بستی کی آبادی بہت کم ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کچھ مکانات بنے ہوئے ہیں۔ بستی میں کچھ فیکٹریاں بھی ہیں اور آبادی کچھ اس قسم کی ہو گئی ہے کہ نہ تو اسے فیکٹری ایریا کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی رہائشی علاقہ۔ اس بستی پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی کہ یہاں بغیر بستی والوں کی اجتماعی کوشش کے علاقے کی بہترین مسجد کی تعمیر کا انتظام فرمادیا۔ وہ اس طرح کہ اس علاقے میں مین جی ٹی روڈ پر واقع فیکٹری ناصر میٹل کرافٹ کے مالک محترم ناصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی تعمیر کے لئے منتخب فرمالیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

بہر حال ناصر صاحب اس مسجد کی تعمیر کا کام بڑی لگن سے کروا رہے ہیں۔ ابھی یہ مسجد زیر تعمیر ہے لیکن امید ہے کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ اسے ایک عالیشان مسجد کی حیثیت سے تعمیر کروا دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسجدوں کی تعمیر اور انہیں آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسجد اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے رحمت ونعمت ہے لیکن یہی مسجد اس صورت میں وبال وعذاب بھی بن جاتی ہے اگر اس کو صحیح طور سے آباد نہ کیا جائے اور ایک طرف تو حالت یہ ہو کہ مسجدوں پر مسجدیں تعمیر ہو رہی ہوں اور ان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ میں کوئی کسر نہ اٹھائی جا رہی ہو اور دوسری طرف صورت حال یہ ہو کہ بڑی بڑی مسجدوں میں بھی نمازیوں کی تعداد آٹھ دس سے تجاوز نہ کرے اور لوگوں کی حالت علامہ اقبال کے اس شعر کے مصداق ہو۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی بن نہ سکا

اور مسجدیں اپنی جگہ پر مرثیہ خوانی کریں کہ ان میں نمازی نہیں رہے اور غالباً ایک حدیث کا مفہوم تو کچھ اس طرح ہے کہ

”مسجدوں کو اگر آباد کیا جائے تو وہ لوگوں کے حق میں دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! جس طرح انہوں نے مجھے آباد کیا تو ان کے گھروں کو آباد فرما اور اگر مسجدوں کو آباد نہ کیا جائے تو مسجدیں بد دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! جس طرح ان لوگوں نے مجھے اجاڑا تو ان کے گھروں کو اجاڑ دے“۔

تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو سے 13 رفقاء کا قافلہ ۲۱ جولائی بروز جمعہ المبارک کو صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے شاہ خالد ٹاؤن کے لئے روانہ ہوا۔ اس میں حلقہ لاہور کی مختلف تنظیموں سے جن رفقاء نے شرکت کی ان کی ترتیب کچھ اس طرح ہے اسرہ بند کرباٹھ سے 7 رفقاء بمعہ نقیب اسرہ، چھاؤنی سے 3، شرقی اور وسطی سے ایک ایک اور ناظم حلقہ۔ چھ رفقاء نے غربی تنظیم سے شرکت کی اس طرح کل تعداد اٹھارہ بنتی ہے۔ شاہ خالد ٹاؤن سے مختلف احباب بھی وقتاً فوقتاً اس پروگرام میں شریک رہے۔ دو روزہ کا ناظم جناب نعیم اختر عدنان صاحب کو بنایا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید کے بعد رفقاء کے آپس کے تعارف سے ہوا اس کے بعد فرائض دینی کے جامع تصور پر مذاکرہ کیا گیا۔ یہ مذاکرہ تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا چونکہ شاہ خالد ٹاؤن کی اس واحد مسجد میں نماز جمعہ کا آغاز بھی اسی جمعہ المبارک سے ہونا تھا لہٰذا مذاکرہ کے بعد رفقاء کو چار چار پانچ پانچ کے گروپوں کی صورت میں بستی کے مختلف اطراف میں لوگوں کو نماز جمعہ کی اطلاع ودعوت کے لئے بھیجا گیا۔ نماز جمعہ کے خطاب کی ذمہ داری نعیم اختر عدنان صاحب کی تھی 45 منٹ کے اس خطاب میں انہوں نے مسجد کی فضیلت اور نماز جمعہ کی اہمیت واضح کی۔ بستی کی آبادی چونکہ زیادہ نہیں ہے اس لئے نمازیوں کی تعداد قریباً سو کے قریب رہی۔

نماز کے بعد طعام کا انتظام تھا۔ کھانے اور ناشتے کی ذمہ داری محترم ناصر صاحب نے اپنے ذمہ لے لی اور پر تکلف کھانوں اور ناشتے سے رفقاء کی تواضع کی۔ عصر تک وقفہ رہا۔ عصر تا مغرب کا وقت انفرادی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا۔ چنانچہ کچھ رفقاء کو مقامی رفقاء کے ساتھ دو دو تین تین کے گروپوں کی صورت میں فیروزوالہ اور رچنا ٹاؤن میں انفرادی ملاقاتوں کے لئے بھیج دیا گیا۔ بقیہ رفقاء مسجد میں اسلامی نظام کے نفاذ کے انقلابی طریقہ کار پر گفت وشنید کرتے رہے۔

مغرب کی نماز کے بعد اقبال صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادوں کے موضوع پر تقریباً آدھ گھنٹے خطاب فرمایا۔ لوگوں نے ہمہ تن گوش ہو کر گفتگو کو سنا۔ اس کے بعد رات کا کھانا تناول کیا گیا۔ تقریباً ساڑھے دس بجے تمام رفقاء سو گئے۔

اگلے روز یعنی ہفتہ کو صبح تقریباً ڈھائی بجے تمام رفقاء کو جگا دیا گیا۔ تہجد کی ادائیگی کے بعد رفقاء انفرادی طور پر ذکر اذکار اور تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو گئے۔ نماز فجر کے بعد راقم الحروف نے سورہ انشقاق کا ترجمہ اور مختصر تشریح کی۔ بعد ازاں رفقاء چار چار کے گروپوں میں تقسیم ہو کر دعاؤں کے سیکھنے سکھانے میں مصروف ہو گئے۔ ساڑھے پانچ بجے وقفہ کر دیا گیا۔ وقفے کے دوران ناشتہ کیا گیا۔ آٹھ بجے دوبارہ پروگرام کا آغاز منہج انقلاب نبوی ؐ پر مذاکرے سے ہوا۔ یہ مذاکرہ تقریباً گیارہ بجے تک جاری رہا۔ دوران مذاکرہ وقفے وقفے سے پانچ سے دس منٹ کے لئے Rest دیا جاتا رہا۔ سوا گیارہ سے سوا بارہ بجے تک امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا سورۃ مومنون کی ابتدائی اور سورۃ معارج کی آیات کا درس بذریعہ کیسٹ سنایا گیا۔ ڈیڑھ بجے ظہر کی نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد پر تکلف کھانے سے رفقاء کی ضیافت کی گئی۔ عصر کی نماز کے بعد ایک کارنر میٹنگ کا اہتمام مسجد میں ہی کیا گیا تھا۔ تقریباً 4 بجے اس کارنر میٹنگ میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے رفقاء کو مختلف گروپوں کی صورت میں بستی کے اطراف میں بھیج دیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد محترم اشرف وصی صاحب نے نظام خلافت کے قیام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ وصی صاحب کے بعد محترم نعیم اختر عدنان صاحب نے شرکاء کو اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ تقریباً سو افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ ناصر صاحب کی فیکٹری سے پچاس ساٹھ ورکروں نے اس کارنر میٹنگ میں شرکت کی۔ آخر میں رفقاء نے اس دو روزہ پروگرام میں اپنی اپنی کارکردگی کا جائزہ لیا اور غلطیوں اور کوتاہیوں کو درست کرنے کا عہد کیا۔ دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

مرتب علاؤالدین
نائب امیر تنظیم اسلامی لاہور غربی

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا ماہانہ اجتماع

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کا ماہانہ اجتماع تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر میں بعد نماز مغرب شروع ہوا۔ حسب معمول جناب محمد مبشر صاحب نے منتخب نصاب نمبر2 سے سورہ فتح کی آخری آیت کا درس دیا۔ اقامت دین کی جدوجہد کے لئے کام کرنے والے اشخاص کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایسے لوگ آپس کے معاملات میں بہت ہی نرم، رحم دل اور خیر خواہ ہیں اور کفار پر بڑے بھاری ہیں اور اپنے موقف میں چٹان کی مانند جمے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہونے دیتے۔ طارق جاوید صاحب نے تنظیم اسلامی لاہور شمالی کی ماہ جولائی 95 کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے ماہ جولائی میں ہونے والے ایک روزہ پروگرام میں رفقاء کی حاضری کو سراہا اور رفقاء کے ذاتی رابطہ کی کارکردگی کو خوش آئند قرار دیا۔ آخر میں نسیم اختر صدیقی صاحب نے ذاتی رابطہ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ذاتی رابطہ کے کچھ اصول بیان فرمائے۔

مرتب: غلام رسول

حلقہ سندھ وبلوچستان کے زیر اہتمام تنظیم اسلامی کے رفقاء کے لئے تربیت گاہوں کا انعقاد ہوا

تنظیم اسلامی حلقہ سندھ وبلوچستان کے رفقاء کے لئے دو مختلف تربیت گاہیں قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقد ہوئیں۔ ان تربیت گاہوں کے ذریعے مبتدی اور ملتزم رفقائے تنظیم کے سامنے دین کے مروجہ مذہبی تصور کے تناظر میں اس کے جامع تصور یعنی بندگی رب، دعوت دین اور اقامت دین کے تقاضوں کو اجاگر کیا گیا۔ قرآن کریم کی روشنی میں تزکیہ نفس کی اہمیت اور حکمت دعوت کی وضاحت کی گئی۔ شرکاء تربیت کو بتایا گیا کہ بندگی رب کے نظام کی اقامت کے لئے قائم ہونے والی تنظیم کی مسنون وماثور اساس بیعت سمع وطاعت برائے جہاد ہی ہے۔ اس حوالے سے عالم اسلام کی مختلف اسلامی تحریکوں کی تاریخ پر طائرانہ نظر ڈالی گئی۔ مزید براں بندگی رب کے نظام کے قیام کے لئے منہج انقلاب نبوی ؐ کی روشنی میں انقلاب کے مختلف مراحل کی وضاحت کی گئی اور بتایا گیا کہ ان تمام اہداف کے حصول کے لئے تعلق مع اللہ ضروری ہے جس میں ترقی عبادات کے ذریعہ ممکن ہے، جس میں اہم ترین عبادت نماز ہے۔ ان تربیت گاہوں کے انعقاد کے لئے لاہور سے ناظم تربیت جناب رحمت اللہ بٹر صاحب اور نائب ناظم تربیت جناب حافظ محمد اقبال صاحب بطور خاص تشریف لائے۔ جب کہ حلقہ سندھ وبلوچستان سے ناظم حلقہ جناب محمد نسیم الدین اور انجمن خدام القرآن کے ڈائریکٹر (شعبہ تعلیم) جناب نوید احمد صاحب بھی شریک رہے۔

مرتب: محمد سمیع

بقیہ لاہور جنوبی

مذہبی وسیاسی عناصر اور جماعتیں متحد کیوں نہیں ہو جاتیں۔ سادہ سا جواب تھا کہ صوفی محمد صاحب کی تحریک علاقائی طور پر محدود ہے اور وہ بھی قاضی کورٹس کے قیام تک محدود ہے۔ ملکی سطح پر ان سے محض زبانی واخباری بیانات کی سطح پر تعاون کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ نماز جمعہ کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔ بعد نماز عصر جناب فیاض اختر میاں صاحب نے امت مسلمہ کی زبوں حالی اور اس کے تدارک کے طور پر قیام نظام خلافت کے موضوع پر مربوط مگر سادہ انداز کا حامل دعوتی خطاب کیا۔ تقریباً دس احباب نے دلچسپی سے خطاب کو سنا۔ اللہ کرے امت کے افراد کے دل نرم وگداز ہوں اور وہ عملی پیش رفت میں تنظیم کے لئے ممد ومعاون بنیں۔ مغرب تک کے باقی ماندہ وقت میں ملکی صورتحال پر باہمی گفتگو جاری رہی۔ نماز مغرب کے بعد جناب فیاض حکیم صاحب نے اپنے مدلل خطاب میں مذہب اور دین کا فرق نہایت عمدگی سے واضح کیا اور بتایا کہ بطور مسلمان اللہ اور اس کے رسول کا ہم سے کیا تقاضا ہے؟ کیوں ہم نے نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کو ہی دین سمجھ لیا ہے۔ یہ سب کچھ مومن کو اللہ سبحانہ نے بندگی کے جامع تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ہتھیار عطا فرمائے ہیں۔ اصلی ہدف تو قیام عدل اجتماعی ہے جو امت محمدیہ کے ہر فرد کے ذمے ہے کہ وہ نبی آخر الزماں ؐ کے اس مشن کی تکمیل تک اپنی جدوجہد جاری رکھے۔ وہ منزل کب آتی ہے اور کن خوش نصیبوں کو ملتی ہے اس سے قطع نظر امت مسلمہ کے ہر فرد پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق کوشش وجدوجہد میں لگا رہے۔ اللہ نے جس کسی کو بھی اس کی توفیق عنایت کر دی اس کے لئے ناکامی کا کیا سوال! ہمارا اجر تو خدائے ذوالجلال کے پاس محفوظ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ دعوتی خطاب نہایت اثر انگیز تھا جسے تقریباً دس احباب نے نہایت انہماک سے خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوشش کو مقبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔ پروگرام کے اختتام پر امیر تنظیم اسلامی لاہور جنوبی نے نہایت عجز وانکسار سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، جس نے رفقاء کو دین کے راستے میں نکلنے کی توفیق عطا کی اور اس کی جناب میں کمی اور کوتاہیوں پر بخشش طلب کی اور جو ساتھی پروگرام میں شامل نہ ہو سکے ان کے لئے خصوصی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ ان کی مجبوریوں کو دور فرما کر جماعتی نظم کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے تو اس کے لئے چنداں مشکل نہیں ہے۔

مرتب: محمد فاروق اقبال

انتقال پر ملال

اسرہ ہمک ماڈل ٹاؤن اسلام آباد کے رفیق جناب عبدالحمید کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے جملہ اعزہ واقارب کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

***

تنظیم اسلامی جنوبی کراچی کے رفیق جناب محمد اسلم کا گزشتہ ماہ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جملہ خطاؤں سے درگزر فرما کر اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

☆☆☆

چومی گویم مسلمانم بلرزم کہ دانم مشکلات لاالٰہ را

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
شمارہ ——— 35
جلد ——— 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر: عاکف سعید
معاون مدیر: نثار احمد ملک
ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

پتہ:

اسلام کے نظام عدل کا قیام ہی تمام مسائل کے حل کی کنجی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع

کراچی (پ ر) نائب ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی بیرون پاکستان ڈاکٹر عبدالسمیع نے جامع القرآن قرآن اکیڈمی کی مسجد میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ باطل نظام کے ظلم و جبر کے نتیجے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں اور جن لوگوں کے مفادات اس نظام سے وابستہ ہوتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ یہ تبدیل ہو۔ وہ مسائل کے حل کے لئے بظاہر تمام تر تعاون کے لئے تیار رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس نظام کی موجودگی میں مسائل کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام تر توجہ جزوی مسائل کے حل کی بجائے نظام باطل ہی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے مرکوز کی۔ اس جدوجہد کے دوران انہیں تمام زمینی حقائق کا سامنا کرنا پڑا۔ طائف کی گلیوں میں پتھراؤ کو برداشت کرنا پڑا۔ بدر و حنین کے معرکوں کو سر کرنا پڑا۔ اپنے عزیز صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کی قربانیاں دینی پڑیں۔ جس کے نتیجے میں اسلام کا نظام عدل جزیرہ نمائے عرب پر قائم ہو گیا جس سے لوگوں کو تمام مسائل سے چھٹکارا مل گیا۔ انہوں نے کہا اگر ہم بھی موجودہ ظالمانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگیوں کو دین کی سربلندی کے لئے وقف کرنا پڑے گا۔ اور اس راہ میں آنے والے تمام مصائب کو برداشت کرنا پڑے گا۔

☆☆☆

حلقہ لاہور ڈویژن کا خصوصی اجتماع قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوا

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کا خصوصی اجتماع قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے ابتدائی اجلاس کی صدارت تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے کی۔ حلقہ کے خصوصی اجتماع کی کارروائی کا آغاز تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے قائم مقام امیر جناب طارق جاوید کے درس قرآن مجید سے ہوا۔

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے اسرہ لوہاری کے نقیب جناب مبارک گلزار نے ذاتی رابطہ کے سلسلے میں اپنے رفقاء کی خصوصی کاوشوں کا ذکر کیا۔ جناب محمد اشرف وصی ناظم حلقہ لاہور ڈویژن ابھی رپورٹ پیش کرنے کے لئے مائک پر آئے ہی تھے کہ امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اپنی طبیعت کی ناسازی کے باوجود رفقاء کو اپنی محبت سے فیض یاب کرنے کے لئے تشریف لے آئے۔ محمد اشرف وصی صاحب نے حلقہ میں شامل تنظیموں کی کارکردگی کا تقابلی جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے حلقہ کی سطح پر عوامی رابطہ کے لئے کئے گئے پروگراموں کی تفصیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب تنظیم اسلامی کی دعوت ایک مخصوص دائرے سے نکل کر عوام کے وسیع حلقے میں متعارف ہو رہی ہے۔ اسی سلسلے کا ایک پروگرام یوم آزادی کے حوالے مینار پاکستان پر منعقد ہوا (جس کی رپورٹ اسی شمارے میں موجود ہے)۔

حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام "ہفتہ دعوت" منعقد ہو گا.

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم جناب محمد اشرف وصی کی صدارت میں منعقدہ مشاورتی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ حلقہ کی سطح پر 25 اگست سے 31 اگست تک روزانہ بعد نماز عصر تا عشاء حلقہ میں شامل تمام تنظیمیں مقامی حالات کی مناسبت سے تنظیم اسلامی کی دعوت کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے خصوصی پروگرام منعقد کریں گی۔ ہفتہ دعوت کے پروگراموں میں کارنر میٹنگز' ٹی بورڈز مہم' دعوتی خطابات' انفرادی ملاقاتیں اور جلسہ ہائے عام شامل ہیں۔

حلقہ لاہور میں شامل تنظیموں کے جلسہ ہائے عام کا نظام الاوقات

تنظیم اسلامی لاہور شمالی	25 اگست
تنظیم اسلامی لاہور غربی	26 اگست
تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی	27 اگست
تنظیم اسلامی لاہور شرقی	28 اگست
تنظیم اسلامی لاہور وسطی	29 اگست
تنظیم اسلامی لاہور جنوبی	31 اگست

مندرجہ بالا جلسوں کی صدارت تنظیم اسلامی کے نائب امیر جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور ناظم اعلیٰ عبدالرزاق صاحب کریں گے۔

آزادی چوک مینار پاکستان میں تین روزہ دعوتی کیمپ کا نظام الاوقات حسب ذیل ہے

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی و لاہور غربی	29 اگست
تنظیم اسلامی لاہور شرقی و لاہور شمالی	30 اگست
تنظیم اسلامی لاہور وسطی و لاہور چھاؤنی	31 اگست

دعوتی کیمپ روزانہ نماز عصر سے نماز عشاء تک جاری رہے گا

کراچی کانفرنس میں جنرل انصاری بھی شریک ہوئے۔

لاہور (نامہ نگار) اسلامی جمعیت طلبہ کے تحت منعقدہ کراچی کانفرنس میں تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری نے بھی خطاب کیا۔

حلقہ لاہور ڈویژن کی دعوتی سرگرمیوں کا نیا ہدف

لاہور (نامہ نگار) اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان کے زیر اہتمام الحمراء ہال لاہور میں کراچی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکائے کانفرنس میں حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم کی قیادت میں رفقاء نے نظام خلافت کی برکات' نوید خلافت' باطل نظام کے خدوخال نامی پمفلٹ تقسیم کئے۔ چھ سو افراد تک تنظیم کا پیغام پہنچانے کی سعی کی گئی۔

حلقہ لاہور اور گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام لاہور سے گجرات تک "کاروان خلافت" ریلی منعقد ہو گی

لاہور (نامہ نگار) حلقہ لاہور ڈویژن اور حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام "کاروان خلافت" کے عنوان سے ایک ریلی 21 ستمبر بروز جمعرات 8:30 بجے صبح ناصر باغ لاہور سے شروع ہو گی۔ کاروان خلافت کی اختتامی منزل گجرات ہو گی۔ ریلی میں شامل رفقاء و احباب سے مختلف جلسوں پر تنظیم کے قائدین و مقررین خطاب کریں گے۔ ریلی مینار پاکستان' شاہدرہ چوک' شاہدرہ ٹاؤن' مریدکے' کاموکے' ایمن آباد سے ہوتی ہوئی گوجرانولہ پہنچے گی جہاں بعد نماز عصر جلسہ عام منعقد ہو گا۔

22 ستمبر بروز جمعہ دوسرے دن کاروان خلافت کے شرکاء گجرات کے لئے عازم سفر ہوں گے۔ راہوالی' گھکڑ منڈی' وزیر آباد سے ہوتے ہوئے شرکاء گجرات میں نماز جمعہ ادا کریں گے۔ کاروان خلافت بعد نماز عصر لاہور واپسی کے لئے رخت سفر باندھے گا۔

جمیز ماڈل سکول فیروزوالا کے جلسہ میں نعیم اختر نے خطاب کیا۔

فیروزوالا (نامہ نگار) پاکستان دنیا کے دیگر ممالک کی طرح محض ایک ملک نہیں ہے بلکہ یہ دنیا کی وہ واحد ریاست ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی سرزمین کو بے شمار وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے مگر حکمران طبقات ملک کے تمام تر وسائل کو اپنی ہی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ تنظیم اسلامی لاہور غربی کے رفیق نعیم اختر عدنان نے فیروزوالا میں 14 اگست کو جمیز ماڈل سکول کے زیر اہتمام منعقدہ ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کی غربت کے خاتمے کا واحد علاج اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ میں پوشیدہ ہے۔

اسلام اور منشیات

انسان نشہ آور اشیاء کا استعمال بنیادی طور پر اپنے شعور کو غافل کرنے کی خاطر کرتا ہے۔ انسانی شعور سے غفلت کی ضرورت انسان کو یا تو "یاد ماضی" سے چھٹکارا حاصل کرنے کی غرض سے لاحق ہوتی ہے یا مستقبل کے خوف کی بنیاد پر اس سے فرار کے لئے۔ ان دونوں کا تدارک تو اسلام نے اللہ کی ربوبیت اور قدرت پر کامل یقین کی صورت میں دیا ہے۔ یہ یقین کہ جو ہوا اللہ کی اجازت سے ہوا اور جو ہو گا بالآخر اسی کے کئے سے ہو گا۔ جو آیا اللہ کی کے پاس سے آیا "انا للہ" اور اسی طرح جو گیا اسی کے دائرہ اختیار میں گویا اسی کے پاس گیا "انا الیہ راجعون"

البتہ نشہ آور اشیاء میں سے بعض جیسے شراب انسانی دماغ کے ان حصوں کو پہلے متاثر کرتی ہیں جو انسان کے حیوانی جذبات کو کنٹرول کرتے ہیں لہٰذا انسان کی حیوانیت انسانی کنٹرول سے آزاد ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اسی کنٹرول کا نام قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عقل ہے لہٰذا ایسی اشیاء کے استعمال کے نتیجے میں انسان چونکہ خود کو حیوان بنانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ایسی نشہ آور اشیاء کے استعمال پر اسلام میں سخت ترین سزا مقرر کی گئی ہے جسے "حد" کہتے ہیں۔

دوسری قسم کی منشیات کا استعمال چونکہ صرف ایمان باللہ کے منافی ہے لہٰذا اس پر انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن ان کے استعمال پر "حد" لاگو نہیں ہوتی البتہ اسلامی ریاست وقتاً فوقتاً اس پر تعزیرات کا نفاذ کر سکتی ہے۔ اس میں حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ایمان و یقین کا یہ لیول کہ "لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم" "تاکہ جو چیز تم سے رخصت ہو جائے اس پر مایوس نہ ہوا کرو اور جو اللہ تمہیں عطا کر دے اس پر اترایا نہ کرو" ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے لہٰذا کبھی کوئی شخص اپنے ایمان کی کمزوری کی بنیاد پر پریشانی اور خوف سے مرعوب ہو کر کسی اضطراری حالت میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ ایسے میں معالجین کو نہ صرف اجازت ہو گی بلکہ ان پر لازم ہو گا کہ وہ سکون آور ادویات کے ذریعے انسانی جسم و جان کو تکلیف اور کرب سے نجات دلائیں یاد رہے اسلام صرف خواص کا دین نہیں بلکہ ہر کس و ناکس عوام الناس کو ایسے مسائل سے نجات دلانے کے لئے اسلام نظام عدل اجتماعی کے قیام کی ذمہ داری ان "خواص" پر ڈالتا ہے جو ایمان باللہ' ایمان بالآخرہ اور ایمان بالرسالت میں یقین کے درجے کو پہنچ جائیں اور اپنے آزاد فیصلے سے اس مشن کے لئے بھوک و پیاس سے لے کر سماجی تشدد اور اذیت تک کے آگے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں اور "محبت مجھے ان جوانوں سے ہے --- ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند" کا مصداق بن جائیں اور اس دنیا سے سیاسی' معاشی اور سماجی ظلم کا خاتمہ کر دیں۔ تب ہی عوام الناس بھی سکون کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ اگر اس ظالمانہ نظام کو جڑ سے نہ اکھاڑا گیا تو اس کے شر سے انسانیت کبھی بچ نہ سکے گی۔

میانوالی میں محترم عبدالرزاق نے سامعین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

سوال: حق واضح ہو جانے کے بعد بھی انسان سے سستی ہو جاتی ہے۔ کیوں؟

جواب: دنیاوی مفادات اور شیطان کا ورغلانہ حق کی پکار پر لبیک کہنے کے آڑے آتا ہے۔ پہلی بار اگر حق واضح ہو جانے کے بعد انسان قبول نہ کرے تو ہو سکتا ہے کہ قبولیت حق کی توفیق اس سے سلب کر لی جائے۔ اس کے بعد پہلی بار سے زیادہ قوت کا جھٹکا ہی انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ سکتا ہے۔ نہیں تو انسان لایعنی دلائل سے اپنے آپ کو مطمئن کرتا رہتا ہے۔

سوال: دوسری جماعتیں بھی دین میں جان مال لگانے کی دعوت دے رہی ہیں۔ ان میں اور ہماری دعوت میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلی بات واضح ہونی چاہئے کہ اقامت دین کے لئے اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے۔ مختلف جماعتیں ان کاموں میں لگنے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ اس صورت میں ہم ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ان کے طریق کار پر غور کر سکتے ہیں۔ ان کے قائدین کے کردار کو پرکھ سکتے ہیں۔ ہمارے سامنے دو جماعتیں دین کو غالب کرنے کے دعوے کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ پہلی تبلیغی جماعت ہے' جس نے صرف امر بالمعروف کی دعوت کو اس کا ذریعہ بنایا ہے۔ باطل نظام سے برسرپیکار ہونے کی جدوجہد کا نقشہ ان کے سامنے نہیں ہے۔ باطل کے پرستار اپنے وسائل کے اعتبار سے جتھہ بندی میں زیادہ مضبوط اور مستعد نظر آتے ہیں۔ نصب العین پر committed جمعیت ہی ان کو شکست دے سکتی ہے۔ سیرت نبویؐ اور قرآن پاک جہاد و قتال کے پیغام کے سے بھرے پڑے ہیں۔ ان سے صرف نظر کر کے اور قرآن پاک کو اپنا رہبر بنائے بغیر غلبہ دین کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

بقیہ خطاب امیر تنظیم اسلامی

حصہ گندگی اور غلاظت سے ڈھکا نظر آتا ہے۔ جبکہ پوری اسلامی دنیا میں حقیقی اسلام کا کہیں وجود نہیں ہے۔ اسلام معاشرے میں واقعتاً موجود ہوتا تو وہ سیاسی و معاشی اور سماجی حوالے سے غالب و حکمران بھی ہوتا چنانچہ اسلامی دنیا نے مغربی تہذیب کے اس قرآنی الاصل خیر کے پہلو کو نہیں اپنایا بلکہ مغربی تہذیب کی ظاہری گندگی اور غلاظت کو اختیار کر رکھا ہے۔

امیر محترم نے کہا تنظیم اسلامی کا قافلہ اب اپنی منزل کی جانب چل نکلا ہے جس پر مجھے اطمینان حاصل ہے۔ امیر محترم نے حلقہ لاہور ڈویژن کی جانب سے عوامی رابطے کے لئے وسیع تر "عوامی اجتماعات" کو سراہا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا اے اللہ تو نے جو بھی صلاحیتیں مجھے عطا فرمائی تھیں وہ میں نے تیرے دین کے لئے لگا دی ہیں' انہیں دنیا کے حصول کے لئے صرف نہیں کیا۔ امیر تنظیم اسلامی کے پرتاثر خطاب کے ساتھ ہی اجتماع ختم ہو گیا اور رفقاء نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔